سوال

(150)امام ابن حبان رجال پر حکم لگانے میں متشدد تھے یا متساہل ؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امام ابن حبان رجال پر حکم لگانے میں متشدد تھے یا متساہل ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ جس طرح توثیق وتعدیل میں متساہل ہیں اسی طرح جرح وغیرہ کے سلسلہ میں کافی جگھوں پر بہت زیادہ تشدد سے کام لیتے تھے۔

جمہور محدثین نے مدلسین رواۃ کو چند مراتب میں تقسیم کیا ہے اس کے لیے حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب طبقات المدلسین کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔

امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق امام بخاری جیسے عظیم محقق ومجتہد فرماتے ہیں کہ : ((ما اقل تدلیسه))

یعنی ان کی تدلیس بہت کم ہے۔

امام ابن معین رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے بھی سفیان ثوری کی مدلس یا معنعنہ روایت قبول کی ہے کما یعلم بمطالعہ شرح ابن رجب العلل الترمذی وغیرہ یہی وجہ ہے کہ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے طبقات المدلسین میں امام سفیان ثوری کو دوسرے مرتبہ میں ذکر کیا ہے۔ اورانہوں نے اس مرتبہ کی معنعن روایتوں کو دیگر ائمہ حدیث نے بلا تصریح سماع قبول کی ہیں۔ لہذا جمہور محدثین اور بڑے پائے کے ائمہ کے مقابلہ میں ابن حبان کی رائے کو کوئی وزن نہیں۔

بڑی بات تو یہ ہے صحیح ابن حبان میرے پاس مکمل موجود ہے اور میں نے وہ مکمل طور پر پڑھی ہے جس میں بے شمار جگھوں پر مدلسین کی روایات کو جو تیسرے مرتبہ کے ہیں معرض استدلال میں پیش کیا ہے اوران کو صحیح بھی قرار دیا ہے۔ حالانکہ وہ ان روایات میں سماع کی تصریح نہیں کر رہے آپ خود صحیح ابن حبان دیکھ کر معلوم کر سکتے ہیں۔ لہذا جب ابن حبان نے خود بھی اس پر عمل نہیں کیا تو پھر دوسروں پر ان کی محض رائے کیسے حجت یا دلیل بن سکتی ہے؟ خصوصا اس صورت میں تو جمہور محدثین ان کے مخالف ہیں۔

خلاصہ کلام :......امام سفیان ثوری یا دیگر حدیث کے رواۃ جو تدلیس کے مرتبہ اولی یا ثانیہ میں داخل ہیں ان کی روایات بلا تصریح سماع بھی مقبول ہیں الا یہ کہ وہ روایت زیادہ صحیح اوراصح روایت کے مخالف ہو اور جمع وتوفیق بھی ممکن نہ ہو تو پھر دوسری بات ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 545

محدث فتویٰ